سید محمد کفیل بخاری

افغانستان میں قادیانیت کا خاتمہ
اور حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی ایک یادگار نظم

مرزا غلام احمد قادیانی برصغیر میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سب سے بڑا فتنہ تھا۔ اس شخص میں بیک وقت کئی رذالتیں جمع ہو گئی تھیں۔ وہ چند ان بدبخت اشخاص میں سے ایک تھا جن میں کوئی خوبی نہیں ہوتی۔ اپنی انہیں رذالتوں اور خباثتوں کو چھپانے کے لئے اس نے انگریزی حکومت کے ایماء اور مکمل سرپرستی میں نبوت کا دعویٰ کیا اور جہاد کو حرام قرار دیکر امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی مذموم جسارت کی۔ وہ ایک جھوٹا، مکار، فریبی اور دغاباز شخص تھا۔ وہ انیسویں صدی کا دجال تھا جس نے اپنے دجل سے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر کے اپنی اور ان کی عاقبت خراب کر دی۔ وہ خود اپنے بقول "انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا"۔

مرزا قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کے بعد برصغیر میں تمام مکاتب فکر کے علماء نے متفقہ طور پر مرزا اور اس کے پیروکاروں کو کافر اور مرتد قرار دیا اور اپنے اپنے عہد میں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس فتنۂ مرزائیہ کے خلاف جہاد کیا۔

مرزا قادیانی نے برصغیر میں مسلمانوں کی طرف سے شدید مزاحمت کو دیکھتے ہوئے پڑوسی ملک افغانستان میں اپنے کفر و ارتداد کی تبلیغ کا دائرہ وسیع کرنے کی بھی کوشش کی مگر الحمدللہ وہاں کے دین دار حکمرانوں نے بروقت نوٹس لیا اور علماء کے فتویٰ کے بعد افغانستان میں قادیانی داخل نہ ہوسکے۔ یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے وہاں ختم ہو گیا۔ اس کی کچھ تفصیل ذیل میں درج ہے۔

(۱) والی افغانستان امیر عبدالرحمن کے عہد میں عبدالرحمن نامی قادیانی کو شرعی عدالت نے ۱۹۰۱ء میں سزائے موت دی گئی۔ (تاریخ احمدیت جلد ۳، ص ۱۸۵)

(۲) امیر حبیب اللہ کے عہد میں عبداللطیف نامی قادیانی کو ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء میں سزائے موت دی گئی (تاریخ احمدیت جلد ۳ ص ۳۴۷)

(۳) امیر امان اللہ کے عہد میں نعمت اللہ قادیانی کو ۳۱ اگست ۱۹۲۴ء میں سزائے موت ہوئی (تذکرہ ص ۵۸۹)

(۴) امیر امان اللہ ہی کے عہد حکومت میں عبدالحلیم اور ملا نور علی نامی دونوں قادیانی ۱۲، فروری ۱۹۲۵ء کو قتل کیے گئے۔ (تذکرہ ص ۵۸۹)

ابنِ انیس مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی لکھتے ہیں:

ان تمام قادیانیوں کو سنگسار کر کے قتل کیا گیا۔ تیسرے نمبر پر قتل ہونے والے قادیانی نعمت اللہ کو بمقام

شیر کوٹ سرعام سنگسار کیا گیا۔ نعمت اللہ کی سزائے موت پر ہندوستان میں اس امر کو متنازعہ بنانے کی سازش ہوئی کہ اسلام میں مرتد کی سزا موت ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ پر علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے ''الشہاب'' نامی رسالہ لکھا اور ثابت کیا کہ قادیانی مرتد ہیں اور اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔

مرزا قادیانی کا احتجاجی خط اور والئی افغانستان کا جواب

یہ روایت ہمارے خاندان میں متوارث ہے کہ

جس وقت مرزا غلام احمد قادیانی کو معلوم ہوا کہ والئی افغانستان کے حکم سے میرے ماننے والوں کو قتل کیا جارہا ہے تو اس نے والئی افغانستان کو ایک احتجاجی خط لکھا جس کے جواب میں والئی افغانستان نے صرف ایک جملہ لکھا جو کہ فارسی میں تھا وہ یہ کہ ایں جا بیا (یعنی اس جگہ آؤ)

جب یہ جواب مرزا غلام احمد قادیانی کو پہنچا تو اس نے خاموشی اختیار کر لی مرزا قادیانی کو اس جواب کے معنی بخوبی معلوم ہوگئے تھے کہ اگر میں افغانستان گیا تو میرا حال بھی میرے مبلغین جیسا ہوگا یعنی مجھے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے افغانستان میں بھی علماء لدھیانہ کے فتویٰ کی برکت کو ظاہر فرمادیا''۔

(مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کا سب سے پہلی فتویٰ علماء لدھیانہ نے دیا) مؤلف: ابن انیس حبیب الرحمٰن لدھیانوی ص ۱۲۶

امیر امان اللہ کے عہد میں جب عبدالحلیم اور نور علی قادیانی پر افغانستان کی شرعی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا تو علماء کو عدالت کی معاونت کے لئے طلب کیا گیا۔ ان علماء میں لدھیانہ کے ایک بطل حریت مولنا سیف الرحمٰن لدھیانوی کے فرزند محمد اسحٰق بھی شامل تھے جنہوں نے دلائل کے ساتھ مرزا قادیانی کے دعوؤں کا رد کیا چنانچہ عدالت نے دونوں قادیانیوں کو سزائے موت سنادی۔ نعمت اللہ قادیانی کے قتل پر علماء نے اپنے اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔ اور مختلف رسائل و جرائد میں یہ تاثرات شائع ہوئے۔

ہمارے نہایت کرم فرما اور مہربان جناب عبداللطیف الفت مطالعہ کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ شعر و ادب، تاریخ اور نوادرات علمی سے انہیں خاص انس ہے۔ اسلام آباد میں مقیم ہیں اور نقیبِ ختم نبوت کے لئے برابر مہربانیاں فرماتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

گزشتہ ماہ انہوں نے ''انجمن تائید اسلام'' گوجرانوالہ کا ایک رسالہ شائع شدہ ۱۹۲۴ء کا سرورق ارسال فرمایا۔ جس پر محدث کبیر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ کے فارسی اشعار درج ہیں جو انہوں نے نعمت اللہ قادیانی کو سزائے موت دینے پر امیر امان اللہ کو تہنیت کے طور پر ارسال کئے۔ علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان میں اللہ کی نشانیوں میں سے ایک تھے۔ علم و فضل میں باکمال انسان تھے۔ وہ بیک وقت محدث بھی تھے اور مفسر بھی۔ فقیہہ بھی تھے اور مصلح بھی۔ مرشد بھی تھے اور حکیم بھی۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد کو علمی اور کتابی مناظرہ بازی کے ماحول سے نکال کر عوامی جدوجہد کی صورت میں ڈھالنا ان کا بہت بڑا کمال ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیری، محسن احرار تھے۔ انہوں نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری

رحمہ اللہ کے ہاتھ پر پانچ سو علماء کی معیت میں بیعت کر کے انہیں "امیر شریعت" قرار دیا اور پھر امیر شریعت اور ان کی پوری جماعت مجلس احرار اسلام کو فتنۂ قادیانیت کے عوامی محاسبہ اور منظم جدوجہد کے لئے مامور کر دیا۔ حضرت شاہ صاحب ہندوستان میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے اصل بانی تھے۔ آئندہ صفحہ پر "انجمن تائید اسلام" گوجرانوالہ کے رسالہ کے سرورق کا عکس ہم اپنے کرم فرما جناب عبداللطیف الفت کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

سلسلۂ انجمن تائید اسلام گوجرانوالہ

نمبر (١)

قادیانی مرتد

اس رسالہ میں عقلی اور نقلی دلائل سے کاذب مدعی نبوت دجال اکبر مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت ضالہ کی نسبت جو کہ مرتدین کا ایک گروہ ہے۔ یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ سیاست و شرع اسلامیہ میں یہ مرتد گروہ واجب القتل ہے۔ رسالہ ہذا اراکین انجمن تائید اسلام گوجرانوالہ (پنجاب) نے بغرض ہدایت المسلمین چھپوا کر مفت تقسیم کیا۔

فاضل اجل علامۃ العصر استاد الہند حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند نے نعمت اللہ قادیانی مرتد کے قتل کئے جانے پر تاجدار اسلام اعلیحضرت امیر امان اللہ خان غازی والی افغانستان کی خدمت اقدس میں ایک فارسی مکتوب روانہ فرمایا ہے۔ اس مکتوب کے آخر میں جلیل المنزلت علامہ ممدوح نے چند زبایت نبی تا... دعائیہ اشعار زیب رقم فرمائے ہیں۔ جو فی الواقعہ مسلمانان ہندوستان کے دلی جذبات کے حقیقی ترجمان ہیں۔ موقر اخبار زمیندار (لاہور) میں یہ اشعار شائع ہو چکے ہیں۔ یہاں تبرکاً و تیمناً درج کئے جاتے ہیں۔

باد ہمیشہ ہمہ فرّ شہی — بندۂ درگاہِ امانُ اللّٰہی
شاہِ جگر دار و بسالت پناہ — سایۂ حق غازی ظلِ الٰہ
رایتِ اقبال ترا بر جبیں — اِذا فتحنا لك فتحاً مبین
ثبت بود آیت ز قریب مجیب — نصرٌ من اللّٰہ و فتحٌ قریب
اشہبِ ایام بہ کام تو باد — سکۂ اسلام بنامِ تو باد
دل کہ بہ تو بستہ چہ امیدہا — می طلبد رفعتِ جاویدہا
دینِ نبی از سرِ تو زندہ باد — دولتِ تو دائم و پائندہ باد